نماز کی بعض اہم کوتاہیاں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم العالی

پہلی کوتاہی : رکوع میں جلد جانا
دوسری کوتاہی : قومہ میں جلدی جانا
تیسری کوتاہی : سجدہ میں جلدی جانا
چوتھی کوتاہی : جلسہ میں جلدی جانا

میمن اسلامک بکس

نماز کی

بعض اہم کوتاہیاں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم

ناشر

میمن اسلامک پبلشرز

دکان نمبر ۲۹، نایاب جامع مسجد لیاقت آباد کراچی ۱۹

خطاب ☜ حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم

ضبط وترتیب ☜ محمد عبداللہ میمن صاحب

تاریخ ☜

مقام ☜ جامع مسجد بیت المکرم، گلشن اقبال، کراچی

باہتمام ☜ ولی اللہ میمن صاحب

ناشر ☜ میمن اسلامک پبلشرز

ملنے کے پتے

- میمن اسلامک پبلشرز، ۱۸۸/۱، لیاقت آباد، کراچی ۱۹
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴
- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی ۱۴
- کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، کراچی
- اقبال بک سینٹر صدر کراچی

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
اپنی اصلاح کی فکر	۵
نماز کی اہمیت	۶
سب سے پہلے نماز فجر حضرت آدم علیہ السلام نے ادا کی	۷
نماز ظہر کی فرضیت	۸
نماز عصر کی فرضیت	۹
نماز مغرب کی فرضیت	۱۰
نماز عشاء کی فرضیت	۱۱
نمازی آدمی دوسرے فرائض بھی بخوبی انجام دیتا ہے	۱۴
بدترین چور	۱۵
قومہ اور جلسہ کی کوتاہیاں	۱۵
قومہ اور جلسہ میں تین درجات	۱۷
قومہ کا فرض درجہ	۱۸
نماز میں جلد بازی کا نتیجہ	۱۸
قومہ کا واجب درجہ	۱۹
نماز میں جلد بازی کا انجام	۲۳
سکون سے نماز ادا کرنے کی تاکید	۲۴
نماز میں ٹھہراؤ اور سکون ضروری ہے	۲۰

عنوان	صفحہ نمبر
رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ کا برابر ہونا	۹۱
قومہ اور جلسہ کا مسنون درجہ	۲۱
سنت پر عمل کی برکت	۲۲
رکوع و سجدہ کی تسبیحات کی مقدار	۲۶
قومہ کی دعا	۲۶
دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا	۲۸
ہماری نماز میں کوتاھیاں بہت ہیں	۲۹
خواتین کا طریقہ نماز	۳۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کی بعض اہم کوتاہیاں

الحمد الله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتوكل عليه، ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سئيات اعمالنا، من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له، واشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له، واشهد ان سيدنا و نبينا ومولانا محمدا عبده و رسوله، صلى الله تعالى عليه وعلى اله واصحابه و بارك وسلم تسليما كثيرا كثيرا۔

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمٰن الرحيم، والذى خلق الموت والحياة ليبلوكم ايكم احسن عملا۔ (سورۂ ملک آیت ۲)

اپنی اصلاح کی فکر

میرے قابل احترام بزرگو! اس وقت میں ایک اہم عمل کی دو کوتاہیوں کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ وہ کوتاہیاں دور ہو جائیں۔ ویسے تو ہماری ہر حالت قابل اصلاح ہے، اور ہمارا ہر عمل کوتاہیوں سے بھرا ہوا ہے، لیکن بعض اعمال جو بہت اہم ہیں۔ ان میں ہونے والی کوتاہی بہت زیادہ قابل توجہ اور قابل اصلاح ہے۔ یہ کوتاہی

عام مردوں، عورتوں، لڑکوں اور لڑکیوں میں پائی جاتی ہے اور ہم سب کے یہاں جمع ہونے کا اصل مقصد یہی ہے کہ ہم سب اپنی اصلاح کریں اور اپنے اعمال واخلاق میں جو خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ ان کو دور کرنے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کوتاہیوں کو ختم کرنے اور اپنی اصلاح کی فکر عطا فرمائیں۔ آمین۔

نماز کی اہمیت

وہ اہم ترین عمل جس میں یہ دو کوتاھیاں پائی جاتی ہیں۔ وہ نماز ہے، یہ پانچ وقت کی نماز جو ہم پڑھتے ہیں۔ یہ معمولی عمل نہیں ہے، یہ بہت اہم ترین عمل ہے، اللہ تعالیٰ اسکی اہمیت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے، آمین۔ اللہ تعالیٰ نے ابتداء پچاس نمازیں فرض فرمائی تھیں، اور پھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے صرف پانچ نمازیں باقی رہ گئیں۔ پینتالیس نمازیں اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیں ـــــ اور صرف معاف ہی نہیں فرمائیں، بلکہ یہ بھی فرمادیا کہ ہم پانچ نمازوں پر پچاس نمازوں کا ثواب بھی عطا فرمائیں گے ـــــ آپ اندازہ لگائیں کہ چوبیس گھنٹے میں پچاس نمازیں فرض ہونا معمولی بات نہیں، بلکہ یہ اسکی غیر معمولی اہمیت کی دلیل ہے، اور ان پانچ نمازوں کی اہمیت کے بارے میں بھی بعض روایت میں عجیب بات بیان کی گئی ہے۔

سب سے پہلے نماز فجر حضرت آدم علیہ السلام نے ادا کی

وہ یہ کہ ہم جو فجر کی نماز ادا کرتے ہیں۔ اور اس میں دو رکعتیں فرض پڑھتے ہیں اسکی حکمت یہ ہے کہ فجر کی نماز سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے ادا فرمائی، جس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا میں اتارا، اس وقت دنیا میں رات چھائی ہوئی تھی، حضرت آدم علیہ السلام جنت کی روشنی سے نکل کر دنیا کی اس تاریک اور اندھیری رات میں دنیا میں تشریف لائے، اس وقت ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا، حضرت آدم علیہ السلام کو بڑی تشویش اور پریشانی لاحق ہوئی کہ یہ دنیا اتنی تاریک ہے، یہاں زندگی کیسے گزرے گی؟ نہ کوئی چیز نظر آتی ہے، نہ جگہ سمجھ میں آتی ہے کہ کہاں ہیں اور کہاں جائیں؟ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے، چنانچہ خوف محسوس ہونے لگا، اسکے بعد آہستہ آہستہ روشنی ہونے لگی، اور صبح کا نور چمکنے لگا، صبح صادق ظاہر ہوئی تو حضرت آدم علیہ السلام کی جان میں جان آئی، اس وقت حضرت آدم علیہ السلام نے سورج نکلنے سے پہلے دو رکعتیں بطور شکرانہ ادا فرمائیں۔ ایک رکعت رات کی تاریکی جانے کے شکرانے میں ادا فرمائی، اور ایک رکعت دن کی روشنی نمودار ہونے کے شکرانے میں ادا فرمائی، یہ دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فرض فرما دیا۔ (عنایہ) ــــ اس سے اندازہ لگائیں کہ یہ فجر کی نماز کتنی اہم نماز ہے۔

نماز ظہر کی فرضیت

اسی طرح ظہر کی چار رکعت ہم ادا کرتے ہیں۔ یہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے ادا فرمائی تھیں۔ اور اس وقت ادا فرمائی تھیں، جس وقت وہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے امتحان میں کامیاب ہوگئے تھے، ایک رکعت تو اس امتحان میں کامیابی پر شکرانہ کے طور پر ادا فرمائی کہ یا اللہ آپ کا شکر ہے کہ آپ کی مدد سے میں اس مشکل امتحان میں کامیاب ہوگیا۔۔۔ دوسری رکعت اس بات کے شکرانے میں ادا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عوض جنت سے ایک مینڈھا اتار دیا، چونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک خصوصی انعام تھا، اسلئے اسکے شکرانے کے طور پر دوسری رکعت ادا فرمائی ۔۔۔ تیسری رکعت اِس شکرانے میں ادا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر براہ راست حضرت ابراہیم علیہ السلام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"ونادیناہ ان یا ابراہیم ○ قد صدقت الرویا، انا کذلک نجزی المحسنین ○

"یعنی ہم نے آواز دی: اے ابراہیم بلاشبہ تم نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہم نیکو کاروں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں"۔۔۔ اس خطاب کے شکرانے میں تیسری رکعت ادا فرمائی ۔۔۔ چوتھی رکعت اس بات کے شکرانے میں ادا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا صابر

بیٹا عطا فرمایا، جو اس سخت امتحان کے اندر بھی نہایت
صابر اور متحمل رہا اور صبر کا پہاڑ بن گیا۔ اگر وہ
متزلزل ہو جاتا تو میرے لئے اللہ کا حکم پورا کرنا دشوار
ہو جاتا، چنانچہ خواب دیکھنے کے بعد بیٹے ہی سے
مشورہ کیا کہ اے بیٹے، میں نے یہ خواب دیکھا
ہے۔ تم غور کر لو، تمہارا کیا ارادہ ہے؟ بیٹے نے
جواب دیا: اباجان، آپ کو جو حکم ملا ہے وہ آپ کر
گزریے عنقریب انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے
والوں میں سے پائیں گے ـــــ ایسے صابر اور متحمل
بیٹا ملنے کے شکرانے میں چوتھی رکعت ادا فرمائی۔
اس طرح یہ چار رکعتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے ظہر کے وقت بطور شکرانے کے ادا فرمائی تھیں۔
اللہ تعالیٰ کو ایسی پسند آئیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی امت پر فرض فرمادیں۔ (عنایہ)

نماز عصر کی فرضیت

نماز عصر کی چار رکعتیں سب سے پہلے حضرت یونس علیہ
الصلاۃ والسلام نے ادا فرمائیں۔ جس وقت وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے،
وہاں انہوں نے اللہ تعالیٰ کو پکارا جسکو اللہ تعالیٰ نے اسطرح نقل فرمایا ہے:

فنادی فی الظلمات ان لا الہ لا انت سبحانک
انی کنت من الظالمین ○ فاستجبنا لہ و
نجیناہ من الغم و کذلک ننجی المومنین ○
"چنانچہ انہوں نے ہمیں تاریکیوں میں پکارا کہ
"لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین" تو
ہم نے ان کی دعا قبول کرلی، اور ہم نے ان کو اس
گھٹن سے نجات دیدی (جو ان کو مچھلی کے پیٹ میں
ہو رہی تھی) اسی طرح ہم ایمانداروں کو نجات دیتے
ہیں۔"

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا تو انہوں نے شکرانے کے طور پر چار رکعت نماز ادا کی، اور چار رکعتیں اسلئے ادا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو چار تاریکیوں سے نجات عطا فرمائی تھی، ایک مچھلی کے پیٹ کی تاریکی سے، دوسرے پانی کی تاریکی سے، تیسرے بادل کی تاریکی سے اور چوتھے رات کی تاریکی سے، ان چار تاریکیوں سے نجات کے شکرانے میں عصر کے وقت حضرت یونس علیہ السلام نے چار رکعت نماز ادا فرمائی، اللہ تعالیٰ کو یہ چار رکعت اتنی پسند آئیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ان کو فرض فرما دیا۔ (عنایہ)

نماز مغرب کی فرضیت

مغرب کی تین رکعتیں سب سے پہلے حضرت داؤد علیہ الصلاۃ

والسلام نے ادا فرمائیں، اگرچہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے گناہ سرزد نہیں ہوتے، وہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، لیکن بعض اوقات کوئی نامناسب کام، یا کوئی لغزش، یا کوئی خلاف ادب کام بھی ان سے ذرہ برابر سرزد ہو جائے تو اس پر بھی انہیں تنبیہ کی جاتی ہے، اور ان کو توجہ دلائی جاتی ہے، اور ان کی اصلاح کی جاتی ہے ـــــ بہر حال حضرت داؤد علیہ السلام کی کسی لغزش کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے ان کی بخشش کا اعلان فرمایا کہ! "فغفرنا لہ ذلک" یعنی ہم نے ان کی مغفرت کر دی تو اس وقت حضرت داؤد علیہ السلام نے اس بخشش کے شکرانے میں مغرب کے وقت چار رکعت نماز کی نیت باندھی۔ جب تین رکعت ادا فرمالیں تو اسکے بعد آپ پر اپنی لغزش کے احساس کا ایسا غلبہ ہوا کہ آپ پر بے ساختہ گریہ طاری ہو گیا۔ اور ایسا گریہ طاری ہوا کہ اسکی شدت کی وجہ سے چوتھی رکعت نہ پڑھ سکے۔ چنانچہ تین رکعت ہی پر آپ نے اکتفا فرمایا۔ (بذل المجھود) اور چوتھی رکعت پڑھنے کی ہمت نہ رہی، یہ تین رکعت اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ان کو مغرب کے وقت فرض فرما دیا۔

نماز عشاء کی فرضیت

عشاء کے وقت جو چار رکعت ہم ادا کرتے ہیں۔ اسکے بارے میں دو قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ نماز ادا فرمائی، جس وقت آپ حضرت شعیب

علیہ السلام کے پاس دس سال قیام کرنے کے بعد اپنے اہل و عیال کے ساتھ مصر واپس تشریف لا رہے تھے، اور آپ کے گھر میں سے امید سے تھیں۔ ولادت کا وقت قریب تھا۔ اور سفر بھی خاصا طویل تھا۔ اس وجہ سے آپ کو بڑی فکر لاحق تھی کہ یہ اتنا لمبا سفر کیسے پورا ہو گا؟ دوسرے اپنی بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی فکر تھی، تیسرے فرعون جو آپ کا جانی دشمن تھا۔ اس کا خوف اور اسکی طرف سے فکر لاحق تھی۔ اور چوتھے ہونے والی اولاد کی فکر لاحق تھی۔ ان چار پریشانیوں کے ساتھ آپ سفر کر رہے تھے پھر سفر کے دوران صحیح راستے سے بھی ہٹ گئے۔ جسکی وجہ سے پریشانی میں اور اضافہ ہو گیا، اسی پریشانی کے عالم میں چلتے چلتے آپ کوہ طور کے قریب اسکے مغربی اور داہنی جانب پہنچ گئے رات اندھیری ٹھنڈی اور برفانی تھی، اہلیہ محترمہ کو ولادت کی تکلیف شروع ہو گئی، چقماق پتھر سے آگ نہ نکلی اسی حیرانی و پریشانی کے عالم میں دیکھا کہ کوہ طور پر کچھ آگ جل رہی ہے، آپ نے اپنے گھر والوں سے کہا آپ یہاں ٹھریں میں کوہ طور سے آگ کا کوئی شعلہ لیکر آتا ہوں۔ جب کوہ طور پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا۔ اور آپ کو بطور خاص ہم کلامی کی نعمت سے نوازا گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فلما اتها نودی یا موسٰی ○ انی انا ربک فاخلع
نعلیک انک بالواد المقدس طوی ○ وانا اختر
تک فاستمع لما یوحی ○ (طٰہٰ آیت ۱۱ تا ۱۳)

"پھر جب وہ اس آگ کے پاس پہنچے تو ان کو منجانب

اللہ آواز دی گئی کہ اے موسیٰ میں تمہارا رب ہوں
آپ اپنے جوتے اتار دیں۔ اسلئے کہ آپ مقدس
وادی طوی میں ہیں۔ اور میں نے آپ کو اپنی رسالت
کیلئے منتخب کر لیا ہے۔ لہٰذا جو وحی آپ کی طرف بھیجی
جارہی ہے۔ اسکو غور سے سنیں"

بہر حال، جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ انعام حاصل ہوا تو آپ کی چاروں پریشانیوں کا خاتمہ ہو گیا۔ کسی نے بڑا اچھا شعر کہا ہے ؎

تو ملے تو کوئی مرض نہیں
نہ ملے تو کوئی دوا نہیں

اس موقع پر عشاء کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان چار پریشانیوں سے نجات کے شکرانے میں چار رکعتیں نماز ادا فرمائیں، یہ چار رکعت اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ان کو فرض کر دیا۔ (عنایہ)

دوسری روایت یہ ہے کہ یہ عشاء کی نماز سب سے پہلے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی (بذل المجهود) اسلئے یہ نماز بہت اہم عمل ہے۔

اسی وجہ سے آخرت میں عقائد کے بعد سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں سوال ہو گا، حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کی نماز صحیح نکلے گی، اسکے باقی اعمال بھی صحیح نکلتے چلے جائیں گے، اور خدانخواستہ اگر اسکی نماز صحیح نہ نکلی تو پھر اسکے باقی اعمال بھی بگڑے ہوئے اور خراب نکلیں
گے

گے، اور وہ مصیبت میں گرفتار ہوتا چلا جائیگا، اسلئے نماز کو بہت زیادہ اہتمام کے ساتھ سدھارنے اور سنوارنے کی ضرورت ہے، اور یوں تو کسی عمل میں بھی کوتاہی نہ ہونی چاہئے۔ لیکن نماز کے معاملے میں بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

نمازی آدمی دوسرے فرائض بھی بخوبی انجام دیتا ہے

ہمارے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان سنایا کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی خلافت کے دور میں تمام گورنروں کے نام یہ فرمان جاری کیا تھا کہ

"تمہارے جتنے فرائض اور جتنی ذمہ داریاں ہیں۔ میرے نزدیک ان میں سب سے اہم چیز نماز ہے، جس نے اس کا حق ادا کیا تو میں توقع کرتا ہوں کہ وہ باقی فرائض بھی خوش اسلوبی سے انجام دیگا۔ اور جس شخص نے نماز کو ضائع کر دیا۔ تو وہ دوسرے فرائض کو اس سے زیادہ ضائع کریگا اور ان میں کوتاہی کریگا"۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک مومن کی کسوٹی اسکی نماز ہے۔ جس شخص کی نماز مکمل ہوگی، وہ انشاء اللہ روزے بھی رکھے گا۔ وہ حج بھی کریگا۔ زکوٰۃ بھی دیگا۔ اور دوسرے حقوق بھی ادا کریگا۔ اور جو شخص نماز ہی نہیں پڑھتا تو وہ روزے کیسے رکھے گا؟ دوسرے اعمال صالحہ اور حقوق

کی طرف کیسے توجہ دیگا؟ اسلئے یہ ضروری ہے کہ نماز کی طرف ہماری خاص توجہ ہو، اور نماز میں جو کوتاہیاں ہم سے سرزد ہو رہی ہیں۔ وہ ہم سے دور ہوں اور ہم ان کوتاہیوں کو دور کرنے کی فکر کریں۔

بدترین چور

نماز کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور ارشاد ہے، آپ نے فرمایا بدترین چور وہ ہے جو نماز میں سے چوری کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ، نماز میں سے کیسے چوری کریگا؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ (نماز میں سے چوری یہ ہے کہ نمازی) اس کا رکوع سجدہ صحیح نہ کرے، اچھی طرح نہ کرے (الترغیب) جس طرح سنت کے مطابق ادائیگی ہونی چاہئے۔ اس طرح ان کی ادائیگی نہ کرے۔ یہ نماز کی چوری ہے ـــــ یہ کوتاہیاں جو میں ابھی عرض کرنے والا ہوں، ان سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ ان کی وجہ سے نماز میں کسی قدر خرابی اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے، اور افسوس، ان کی طرف ہماری توجہ نہیں۔

قومہ اور جلسہ کی کوتاہیاں

عام طور پر نماز میں چار جگہوں پر ہم سے کوتاھی ہوتی ہے۔

○ ...... ایک رکوع میں

- ...... دوسرے سجدے میں
- ...... تیسرے قومہ میں
- ...... چوتھے جلسہ میں

جہاں تک رکوع اور سجدہ کا تعلق ہے، وہ تو کسی نہ کسی طرح ہم ادا کر ہی لیتے ہیں۔ اگرچہ اکثر سنت کے مطابق نہیں کرتے، لیکن "قومہ" اور "جلسہ" میں بہت زیادہ کوتاہی پائی جاتی ہے ــــ رکوع اور سجدہ فرض ہیں، اور "قومہ" اور "جلسہ" واجب ہیں، رکوع سے سیدھا کھڑے ہونے کو "قومہ" کہتے ہیں اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو "جلسہ" کہتے ہیں، "قومہ" کا حکم یہ ہے کہ جب ہم رکوع کر کے کھڑے ہوں، تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیں، اسکے بعد سجدہ میں جائیں، "جلسہ" میں حکم یہ ہے کہ پہلا سجدہ ادا کرنے کے بعد کمر سیدھی کر کے اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ پھر دوسرے سجدہ میں جائیں ــــ لیکن آپ حضرات نے دیکھا ہوگا کہ بعض لوگ جلدی کی وجہ سے ان دونوں جگھوں پر اپنی کمر سیدھی نہیں ہونے دیتے، رکوع سے ذرا سا سر اٹھائیں گے۔ اور ابھی کمر آدھی سیدھی اور آدھی ٹیڑھی ہوگی، بس فوراً اسی وقت سجدہ میں چلے جائیں گے، اسی طرح ایک سجدہ کر کے جب بیٹھیں گے، تو ابھی پوری طرح بیٹھنے بھی نہیں پائیں گے، اور کمر بھی سیدھی نہیں ہوگی کہ فوراً دوسرے سجدے میں چلے جائیں گے ــ اس جلد بازی نے "قومہ" کو خراب کر دیا اور جلسہ کو بھی خراب کر دیا ہے۔ یاد رکھیں! قومہ میں کمر کو معمولی سا سیدھا کر کے اور ذرا سی گردن اٹھا کر

اور کھڑے ہونے کا صرف ہلکا سا اشارہ کر کے سجدے میں چلے جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور نماز کو لوٹانا واجب ہو جاتا ہے اسلئے سختی کے ساتھ اس سے پرہیز کریں اور اسکی تفصیل سمجھیں!

قومہ اور جلسہ میں تین درجات

"قومہ" کے اندر تین درجے ہیں، اور "جلسہ" کے اندر بھی تین درجے ہیں، ایک درجہ فرض کا ہے، ایک درجہ واجب کا ہے، اور ایک درجہ سنت کا ہے (معارف السنن) اور فرض کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی۔ جیسے رکوع چھوڑنے اور سجدہ چھوڑنے سے نماز نہیں ہوتی، اسلئے کہ فرض چھوٹ رہا ہے، اور فرض کی تلافی سجدہ سہو کرنے سے بھی نہیں ہو سکتی، لہٰذا اگر فرض ادا نہیں کیا تو سرے سے نماز ہی نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنی پڑیگی۔

واجب کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ بھول سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائیگی، اور اگر جان بوجھ کر واجب چھوڑ دیا تو نماز نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنی ہوگی ـــ اور سنت کا حکم یہ ہے کہ اگر اسکو ادا کرے تو وہ باعث اجر و ثواب ہے، بلکہ سنت پر عمل کرنے سے عمل کے اندر نورانیت پیدا ہو جاتی ہے، مقبولیت اور محبوبیت پیدا ہو جاتی ہے، اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہئیت اور آپ کا نمونہ اور آپ کے فعل کی نقل کی بدولت وہ عمل بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں پاس ہو جاتا ہے اور اگر سنت ادا نہیں کی، صرف فرض و واجب ادا کر لئے تو یہی کہا جائے گا کہ نماز ہو گئی۔

اب قومہ کے تین درجات کی تفصیل سنیئے :

"قومہ" کا فرض درجہ

جب نمازی رکوع سے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے جسم کو سیدھا کرنے کیلئے جسم کے اوپر والے حصے کو حرکت دیتا ہے، جس جگہ پر جاکر وہ حرکت ختم ہو جائے اور نمازی کا جسم بالکل سیدھا ہو جائے، تو بس فرض ادا ہو گیا، اسی طرح جب پہلا سجدہ کر کے آپ سیدھے بیٹھ گئے، اور جہاں جاکر یہ حرکت ختم ہو جائے اور نمازی بالکل سیدھا بیٹھ جائے تو بس فرض ادا ہو گیا ____ لہٰذا اگر کسی شخص نے ابھی اپنی کمر سیدھی ہی نہیں کی تھی، اور اسکی ابھی یہ حرکت ختم نہیں ہوئی تھی کہ فوراً دوسرے سجدے میں چلا گیا یا رکوع سے ابھی سیدھا نہ ہوا تھا کہ سجدہ میں چلا گیا تو اس صورت میں قومہ اور جلسہ کا فرض ادا نہیں ہوا اور جب فرض ادا نہ ہوا تو نماز بھی نہیں ہوگی۔

نماز میں جلد بازی کا نتیجہ

ہم اگر اپنی نمازوں پر غور کریں گے تو یہی نظر آئیگا کہ ہم نماز بھی جلدی میں پڑھنے کے عادی ہیں. عام طور پر مردوں کو دوکانداری کی وجہ سے جلدی ہوتی ہے، یا ملازمت کی وجہ سے اور خواتین کو امور خانہ داری کی وجہ سے. اور تقریبات میں آنے اور جانے کی وجہ سے جلدی ہوتی ہے،

گویا دنیا کے ہر کام کی وجہ سے ہماری نمازوں میں تیزی آجاتی ہے، اور ایسی عجلت آجاتی ہے کہ اس وقت ہماری نماز اٹھک بیٹھک کے سوا کچھ نہیں رہتی، الا ماشاء اللہ، ایسے موقع پر نہ قومہ صحیح ہوتا ہے، اور نہ جلسہ صحیح ہوتا ہے، رکوع سے اٹھنے کے بعد ابھی کمر سیدھی نہیں ہوتی کہ فوراً سجدے میں چلے جاتے ہیں، اور پہلے سجدے سے ابھی سیدھے بیٹھنے بھی نہیں پاتے کہ فوراً دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں، جسکی وجہ سے قومہ اور جلسہ کے اندر فرض کا درجہ بھی چھوٹ جاتا ہے، اور جب فرض چھوٹ گیا تو نماز نہیں ہوئی ــــ بعض خواتین بہت جلدی نماز پڑھنے کی عادی ہوتی ہیں، جسکی وجہ سے یہ خطرہ ہوتا ہے کہ ان کے قومہ اور جلسے میں فرض کا درجہ بھی ادا نہ ہوا ہو ــــ لہٰذا قومہ اور جلسہ کا فرض درجہ ادا کرنے کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے۔

"قومہ" کا واجب درجہ

دوسرا درجہ واجب ہے، وہ یہ کہ رکوع سے اٹھنے کے بعد اتنی دیر کھڑے رہیں جتنی دیر میں ایک مرتبہ "اللہ اکبر" یا "سبحان اللہ" کہہ سکیں، اتنی مقدار سیدھا کھڑے رہنا واجب ہے، اسی طرح جلسہ میں بھی ایک سجدہ کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا واجب ہے جتنی دیر میں ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کہہ سکیں۔ اگر کسی نے اس میں کوتاہی کی، اور ایک سجدہ ادا کرنے کے بعد فوراً ہی دوسرا سجدہ کر لیا۔ اور ایک تسبیح کے مقدار بھی نہیں بیٹھا، یا قومہ کے اندر ایک تسبیح کی مقدار کے برابر کھڑے رہنے کے

بجائے فوراً سجدہ میں چلا گیا، تو اس صورت میں واجب درجہ چھوڑ دیا اگر جان بوجھ کر چھوڑ دیا یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کیوجہ سے ایسا کیا ہو تو چونکہ احکام شریعت میں جہالت معتبر نہیں اسلیئے دونوں صورتوں میں اسکو نماز دوبارہ لوٹانی پڑیگی، البتہ اگر بھول کر ایک تسبیح کی مقدار کے برابر نہ قومہ کیا اور نہ جلسہ کیا تو ایسی صورت میں سجدہ سہو کرنا ضروری ہے سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ اس کا اعادہ واجب ہے۔

نماز میں ٹھیراؤ اور سکون ضروری ہے

اسلیئے میرے عزیز! ہم لوگوں سے عام طور پر قومہ کا واجب درجہ چھوٹ جاتا ہے، اور اس طرف توجہ نہیں رہتی، نہ مردوں کو توجہ رہتی ہے، اور نہ خواتین کو توجہ رہتی ہے، ذرا بھی کوئی عجلت کا کام سامنے آتا ہے تو ہم اتنی تیزی سے نماز ادا کر لیتے ہیں کہ اس میں قومہ اور جلسہ برائے نام ہی ہوتا ہے، اور اس میں اس بات کا خطرہ رہتا ہے کہ کہیں واجب درجہ نہ چھوٹ گیا ہو بلکہ بعض اوقات درجہ فرض بھی چھوٹ جاتا ہو تو کچھ بعید نہیں، لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ہماری انفرادی نماز میں امام کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز سے بھی زیادہ ٹھیراؤ ہو ـــــ لیکن معاملہ بالکل الٹا ہے، امام کے پیچھے تو ہمیں مجبوراً اطمینان کے ساتھ نماز پڑھنی پڑتی ہے، لیکن انفرادی نماز کو اپنے معمول کے مطابق نہایت جلد بازی کے ساتھ ادا کرتے ہیں حالانکہ ہونا یہ چاہیے کہ ہماری انفرادی نماز امام کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز سے زیادہ سکون اور اطمینان اور وقار کے ساتھ ادا ہو۔

رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ کا برابر ہونا

ایک حدیث میں ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ تقریباً سب برابر ہوتے تھے، لہٰذا جتنا وقفہ رکوع اور سجدہ میں ہوتا تھا، اتنا ہی وقفہ قومہ اور جلسہ میں ہوتا تھا، البتہ قیام اور قعدہ طویل ہوتا تھا، اسلئے کہ قیام کے اندر تلاوت ہوتی تھی، اور قعدہ کے اندر تشہد پڑھنا ہوتا تھا، اسلئے یہ دونوں ارکان تو رکوع سجدہ کے مقابلے میں طویل ہوتے تھے، لیکن باقی چاروں ارکان یعنی قومہ، جلسہ، رکوع اور سجدہ تقریباً برابر ہوتے تھے۔ البتہ کبھی کبھار کسی رکن میں اتنا طویل وقفہ بھی ہوتا تھا کہ دیکھنے والوں کو یہ خیال ہوتا تھا کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہوں یا کہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز کر گئی ہو۔

قومہ اور جلسہ کا مسنون درجہ

ان احادیث کی روشنی میں قومہ اور جلسہ کا جو مسنون درجہ معلوم ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ قومہ کے اندر آدمی اتنی دیر وقفہ کرے، جتنی دیر میں تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہہ سکے، اسی طرح جلسہ میں بھی اتنی دیر وقفہ کرنا مسنون ہے جتنی دیر میں تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہہ سکے۔

خلاصہ یہ کہ قومہ اور جلسہ کا فرض درجہ یہ ہے کہ رکوع سے اٹھنے کے بعد اور پہلے سجدہ سے اٹھنے کے بعد آدمی اپنی کمر بالکل سیدھی

کر لے۔ اور جسم کی حرکت اپنی جگہ پر جا کر ختم ہو جائے۔ یہ درجہ فرض ہے ـــــ اور ایک تسبیح کے برابر توقف کرنا واجب ہے، اور تین تسبیح کے برابر وقفہ کرنا سنت ہے۔

سنت پر عمل کی برکت

اور سنت پر عمل کرنے کی ایسی برکت ہے کہ آپ جہاں کہیں کسی فرض و واجب والے عمل میں سنت پر عمل کریں گے تو ایک تو اس عمل میں سہولت اور آسانی ہوگی، اور دوسرے اس کے ذریعہ فرض کی ادائیگی ہو جائیگی، اور واجب کی ادائیگی بھی ہو جائیگی، اور سب سے بڑی چیز جو حاصل ہوگی وہ یہ کہ ؎

تیرے محبوب کی یارب شباہت لیکر آیا ہوں
حقیقت اسکو تو کر دے میں صورت لیکر آیا ہوں

کم از کم ہماری نماز کی صورت تو محبوب کی نماز کی سی بن جائیگی، اور سنت یہ ہے کہ قومہ اور جلسہ دونوں جگہوں پر کم از کم تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار کے برابر وقفہ کریں اسی وجہ سے رکوع میں بھی سنت یہ ہے کہ کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جائے، اور سجدہ میں بھی سنت یہ ہے کہ کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہا جائے، اس طرح چاروں چیزوں کا وقفہ تقریباً برابر ہو گیا، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق ہو گیا۔ جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے یہ چاروں ارکان تقریباً برابر ہوا کرتے تھے۔

نماز میں جلد بازی کا انجام

حقیقت یہ ہے کہ ترک واجب کی یہ کوتاھی اکثر ہم جان بوجھ کر کرتے ہیں۔ اور ہمیں اسکی عادت پڑ گئی ہے، چنانچہ جب ہم امام کے ساتھ فرض نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتے ہیں، تو دیکھئے! کس قدر تیزرفتاری کے ساتھ سنتیں اور نوافل ادا کرتے ہیں، اس وقت ہماری نماز کس قدر تیز رفتاری کے ساتھ ادا ہوتی ہے، رکوع سجدے کتنی تیزی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں، ایسے موقع پر ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث یاد رکھنی چاہیئے، جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

> "جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے وقت کو بھی ٹال دے وضو بھی اچھی طرح نہ کرے رکوع و سجدہ بھی اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز بری صورت سے سیاہ رنگ میں بد دعا دیتی ہوئی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسا ہی برباد کرے جیسا تو نے مجھے ضائع کیا اسکے بعد وہ نماز پرانے کپڑے میں لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے (الترغیب)

یعنی جو شخص عجلت، تیزی اور جلدی بازی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اور کوے کی طرح چند ٹھونگیں مارلیتا ہے، تو جب وہ سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوتا ہے، تو وہ نماز ایک کالے کپڑے میں لپیٹ کر نمازی کے منہ پر

مار دی جاتی ہے، وہ نماز اس کیلئے نہ تو باعث نور ہوتی ہے، اور نہ باعث نجات ہوتی ہے، اور جس نماز کو بڑے آرام، سکون اور وقار کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے، وہ نماز ایک روشن اور چمکدار شکل میں اس سے جدا ہوتی ہے۔ اور نمازی کیلئے باعث نجات بنتی ہے۔

سکون سے نماز ادا کرنے کی تاکید

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد نبوی میں ایک صاحب تشریف لائے، انہوں نے آکر جلدی جلدی نماز پڑھی، اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا:

قم فصل فانک لم تصل

تم جاکر دوبارہ نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی، چنانچہ وہ صاحب گئے، اور جاکر دوبارہ اسی طرح جلدی جلدی نماز پڑھی، جیسے پہلے پڑھی تھی، نماز کے بعد پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دینے کے بعد پھر وہی فرمایا کہ:

قم فصل فانک لم تصل

جاکر دوبارہ نماز پڑھو، اسلئے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی، وہ صاحب پھر گئے، اور اسی طرح جلدی جلدی نماز پڑھی، اور پھر آکر حاضر خدمت ہو

کر سلام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا کہ دوبارہ جاکر نماز پڑھو، اسلئے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی، اب ان صاحب نے کہا کہ یارسول اللہ، مجھے تو اسی طرح نماز پڑھنی آتی ہے، آپ ہی ارشاد فرمائیں کہ مجھے کس طرح نماز پڑھنی چاہئے؟ تاکہ میں اس طریقے سے نماز ادا کروں ـــــ اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو، تو اطمینان کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرو، قرات کرو، اسکے بعد اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، اور پھر جب قومہ کرو تو پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ کھڑے رہو، اسکے بعد جب تم سجدہ میں جاؤ تو سجدہ میں بھی تم پر اطمینان اور سکون کی کیفیت طاری رہے، اور سجدہ کے بعد جب تم جلسہ کرو، تو جلسہ میں بھی تم پر اطمینان اور ٹھیراؤ کی کیفیت باقی رہے، اسی طرح باقی نماز بھی ٹھیر ٹھیر کر اطمینان اور سکون کے ساتھ انجام دو ـــ یہ آپ نے ان صاحب کو تعلیم دی ـــــ

اس حدیث میں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ کو خاص طور پر ذکر فرمایا ہے یہ چاروں ارکان بھی نہایت اطمینان کے ساتھ ادا ہوں، اور باقی نماز بھی سکون اور اطمینان کے ساتھ انجام پائے، مگر زیادہ تر عجلت انہیں چاروں ارکان میں پائی جاتی ہے۔

رکوع و سجدہ کی تسبیحات کی مقدار

سجدہ اور رکوع میں تو تسبیح مقرر ہے کہ تین تسبیح سے کم نہ کریں۔ اور یہ ادنی درجہ ہے۔ اس سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا نو مرتبہ یا گیارہ مرتبہ پڑھلیں اور جتنا زیادہ ہو جائے اتنا بہتر ہے۔ البتہ درمیانہ درجہ افضل ہے، اسلئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

خیر الامور اوساطھا

یعنی درمیانہ درجہ بہتر ہے، لہٰذا ادنی درجے سے اوپر رہنا چاہئے۔ لہٰذا ہماری عام نمازوں میں رکوع اور سجدہ کی تسبیح کم از کم پانچ مرتبہ ہونی چاہئے۔

قومہ کی دعا

قومہ کے اندر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دعائیں منقول ہیں۔ وہ دعائیں یاد کرلینی چاہئیں اسلئے کہ ایک طرف تو وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگی ہوئی دعائیں ہیں، وہ سرکاری دعائیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وہ دعائیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر القا فرمائیں۔ اور ان کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے مانگا اور اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیا۔ اسی طرح جو امتی بھی ان کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مانگے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسکو بھی انشاء اللہ تعالیٰ نواز دیں گے، قومہ کے

اندر ایک دعا بہت ہی آسان ہے، جس کا واقعہ بھی بڑا عجیب و غریب ہے۔

فرشتوں کا جھپٹنا

وہ یہ کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے، نماز کے دوران جب آپ نے قومہ کے اندر "سمیع اللہ لمن حمدہ" کہا تو ایک صحابی نے آپ کے پیچھے "ربنا لک الحمد" کہنے کے بعد "حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ" کے کلمات بھی کہے، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ قومہ کے اندر یہ کلمات کس نے کہے تھے؟ جن صحابی نے وہ کلمات ادا کئے تھے، انہوں نے کہا کہ حضور، یہ کلمات میں نے ادا کئے تھے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم نے یہ کلمات ادا کئے۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ تیس فرشتے اس کلمے کو لینے کیلئے لپکے۔ تاکہ سب سے پہلے وہ اس کلمہ کو لیکر ثواب لکھیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ مبارک کلمات ہیں، اور ان کے پڑھنے سے تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کا وقفہ بھی حاصل ہو جاتا ہے، اور ان کو یاد کرنا بھی آسان ہے۔ اسلئے ان کو یاد کر لینا چاہئے۔ اور نماز میں قومہ کے اندر ان کلمات کو پڑھ لینا چاہئے۔

"ربنا لک الحمد، حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ"

ان کے پڑھنے سے درجہ فرض بھی ادا ہو جائیگا۔ واجب درجہ بھی ادا ہو

جائیگا۔ اور سنت درجہ بھی ادا ہو جائیگا۔ ویسے تو اور دعائیں بھی منقول ہیں لیکن ان میں سے یہ دعا اور یہ کلمات بہت آسان ہیں۔

دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

اور دو سجدوں کے درمیان بھی مختلف دعائیں منقول ہیں، ان میں سے ایک دعا بہت سہل اور آسان ہے، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلا سجدہ کر کے بیٹھتے تھے تو اس وقت یہ پڑھتے تھے۔

اللھم اغفرلی۔ اللھم اغفرلی۔ اللھم اغفرلی

اے اللہ، مجھے بخش دیجئے۔ اے اللہ، میری مغفرت فرما دیجئے ــ یہ کلمات تین مرتبہ پڑھ لیں، اور تین مرتبہ پڑھنے میں جلسہ کا فرض درجہ بھی ادا ہو جائیگا، واجب درجہ بھی ادا ہو جائیگا۔ اور سنت درجہ بھی ادا ہو جائیگا، اور اگر ہو سکے تو وہ دعا بھی پڑھلیں، جو ابو داؤد شریف میں منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

"اللھم اغفرلی۔ وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی"

اے اللہ، میری بخشش فرما، اے اللہ، مجھ پر رحم فرما، اے اللہ، مجھے عافیت عطا فرما، اور ہدایت عطا فرما، اور مجھے روزی عطا فرما، یعنی رزق جسمانی بھی عطا فرما، اور رزق روحانی بھی عطا فرما ــ یہ کلمان کتنے پیارے اور کتنے آسان ہیں۔ اور دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں اس میں جمع ہو گئی ہیں،

دوسری روایات میں اور بھی کلمات ہیں۔ لیکن یہ کلمات آسان ترین ہیں، اور اگر یہ یاد نہ ہوں تو "اللھم اغفرلی" تو سب کو یاد ہو گا لہٰذا آج ہی تمام خواتین و حضرات اس بات کا تہیہ کرلیں کہ جب وہ نماز میں قومہ کریں تو قومہ میں "حمداً کثیراً طیبا مبارکا فیہ" پڑھا کرینگے اور جب پہلا سجدہ کر کے بیٹھیں گے تو تین مرتبہ "اللھم اغفرلی" کہیں گے یا "اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی" پڑھیں گے خلاصہ یہ کہ ہمیں اپنی انفرادی نمازوں میں ان دعاؤں کو پڑھنے کا معمول بنالینا چاہئے، ان کو پڑھنا اگرچہ سنت غیر موکدہ ہے، مگر ہمیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ان دعاؤں کو انجام دینا ہے، —— اور امام چونکہ ہلکی نماز پڑھانے کا پابند ہے، کیونکہ امام کے پیچھے ہر قسم کے مقتدی ہوتے ہیں، کوئی بیمار ہوتا ہے، کوئی کمزور ہے کوئی ضرور تمند ہے، اور ان دعاؤں کے پڑھنے کی وجہ سے نماز طویل ہو سکتی ہے اسلئے اگر امام ان دعاؤں کو نہ پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن جب ہم اپنی نماز انفراداً پڑھیں۔ چاہے وہ فرض نماز ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل، سب میں ان دعاؤں کو پڑھ سکتے ہیں۔

ہماری نماز میں کوتاہیاں بہت ہیں

بہر حال، یہ وہ کوتاہیاں ہیں جو ہماری نمازوں میں پائی جاتی ہیں، خواتین کی نمازوں میں بھی، اور مردوں کی نمازوں میں بھی، اسلئے ہم سب

کو ان کوتاھیوں کو دور کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے، تاکہ ہماری نماز
ان تمام کوتاہیوں سے پاک ہو کر سنت کے مطابق ہو جائے۔ حضرت
مولانا محمد تقی عثمانی صاحب دامت بر کاتہم نے ایک رسالہ لکھا ہے، جس
کا نام ہے "نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں" وہ کتابچہ پڑھنے کے لائق
ہے، اور ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ اور اسکے مطابق نماز پڑھنے
کی عادت ڈالنی چاہئے ـــــ میرے عزیزو! ہر کام توجہ اور محنت ہی سے
ہوتا ہے، اگر توجہ دیں گے، اور محنت کریں گے تو انشاء اللہ ہماری نماز
درست ہو جائیگی۔ اور یہ تمام کوتاھیاں دور ہو جائینگی۔

خواتین کا طریقہ نماز

مردوں کی نماز کا طریقہ تو حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب
مدظلہم نے کتابچے کی شکل میں لکھدیا ہے اور حضرت والا مدظلہم نے اگرچہ
اس رسالے کے آخر میں خواتین کے طریقہ نماز کے بارے میں ضروری
ہدایات دی ہیں۔ لیکن جب میں نے حضرت والا کا یہ رسالہ دیکھا تو مجھے
خیال آیا کہ اسی طریقہ سے خواتین کے طریقہ نماز کے بارے میں بھی ایک
کتابچہ ہونا چاہئے، جس میں تکبیر اولیٰ سے لیکر سلام تک تمام ارکان کی
ادائیگی صحیح کیفیت کے ساتھ موجود ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم
سے میں نے حضرت والا کا یہ رسالہ سامنے رکھ کر اسی کے مطابق تکبیر
اولیٰ سے لیکر سلام تک کا خواتین کا طریقہ نماز الگ سے تحریر کر دیا ہے
اس کا نام ہے "خواتین کا طریقہ نماز" یہ رسالہ آپ ضرور حاصل

کریں، اور یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی ماں، اپنی بہن، اپنی بیٹی اور بہو کی نماز صحیح کرنے کی ان کو تلقین کریں اور ان کو اسکی تاکید کریں کہ وہ اپنی نمازیں اسکے مطابق ادا کریں۔ اسی طرح اپنے بچوں کی نمازیں بھی درست کرائیں۔ اپنے سامنے ان سے نمازیں پڑھوائیں، اور کتاب لیکر بیٹھ جائیں، کتاب کے مطابق وہ نماز پڑھتے ہیں، یا نہیں؟ یہ سب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی اور اپنے ماتحتوں کی نماز کی فکر کریں، اور ان کا جائزہ لیتے رہیں۔ تاکہ نماز میں کسی قسم کی کوتاہی باقی نہ رہے، اور اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ نماز میں ایسی جلدی نہ ہونے پائے، جسکی وجہ سے نماز کے ارکان میں واجب یا فرض درجہ چھوٹ جائے، اور ہماری نماز ہی ادا نہ ہو۔ اور ہم یہ سمجھتے رہیں کہ ہماری نماز ادا ہو گئی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اصلاح کی کامل فکر عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین